السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم جناب حافظ صاحب!ایک آدمی نے امانت کے طور پر مدرسہ کے ریال تبدیل کرنے کے لیے مجھے دیئے اور وہ ریال میری کوتاہی کے بغیر میری جیب سے جیب تراش نے نکال لیے۔ مجھے اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ بعد میں جب مجھے احساس ہوا تو بسیار تلاش کے باوجود وہ نہ مل سکے۔ منتظمین مدرسہ مجھ سے وہ ریال واپس طلب کرتے ہیں۔ میں غریب آدمی اور طالب علم بھی ہوں۔ ادائیگی کی طاقت نہیں رکھتا۔ میرے لیے قرآن وسنت کی روشنی میں کیا حکم ہے؟ (جاوید اقبال۔ فیصل آباد) (۱۳ اکتوبر ۲۰۰۰ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حقائق اور واقعات سے اگر یہ بات واضح ہوجائے کہ رقم کا ضیاع آپ کی کوتاہی کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس صورت میں آپ اس رقم کی ادائیگی کے ذمہ دار ہیں۔ اور اگر کمی کوتاہی ثابت نہ ہو تو ریالات ادا نہیں کرنے کیونکہ اس کی حیثیت امانت کی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:657

محدث فتویٰ